b

الـحمد لله و كفى و الصلوة و السلام على سيد الرسل و خاتم الانبياء وعلى اله الاتقيا ء و اصحابه الاصفياء

امابعد

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں مفسرین کرام ،محدثین عظام اورفقہاء امت خیرالانام پر جنہوں نے نہایت اخلاص کے ساتھ شب و روز محنت فرما کر عوام الناس کو قرآن کریم کی آیات کا شان نزول اور تفسیری نکات بتائے احادیث رسول ﷺ کے مبارک الفاظ امت تک پہنچائے اور نت نئے آنے والے مسائل کو قرآن وحدیث کی روشنی میں حل فرما کر عامۃ الناس کو سمجھائے اس عظیم خدمت پر ان نفوس قدسیہ کو جتنا بھی خراج تحسین

پیش کیا جائے کم ہے۔

ان حضرات کے درمیان اگر کبھی کسی مسئلہ پر اختلاف ہوا بھی تو اسے حق و باطل یا اسلام و کفر کا معیار نہ بنایا گیا بلکہ عمومی طور اولیٰ غیر اولیٰ راجح و مرجوح کی حیثیت حاصل رہی۔

بعض نے فرمایا یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے بعض نے فرمایا دوسرا طریقہ زیادہ مناسب ہے۔انہیں مسائل میں سے مسئلہ رفع یدین بھی ہے۔ اس میں اختلاف اکابرین امت سے چلا آ رہا ہے بعض نے نماز میں رفع یدین کرنا زیادہ مناسب و راجح جانا اور بعض نے نماز میں رفع یدین نہ کرنا زیادہ مناسب اور راجح جانا۔

تمام اکابر اپنی اپنی تحقیق پر عمل کرنے کے باوجود دوسرے کی نماز کو باطل قرار نہیں دیتے تھے، یہی وجہ ہے کہ جب تک یہ مسئلہ (رفع یدین) مخلص اور خدا کا خوف رکھنے والے علماء کے ہاں رہا تو اس پر بحث (کہ کون سا طریقہ زیادہ اولیٰ ہے) محض درس گاہ میں علماء کے طبقہ میں ہوا کرتی تھی اور وہ بھی سب ائمہ کا احترام کرتے ہوئے۔مگر جب یہ خالص علمی بحث ان لوگوں کے ہاتھ آئی جو اخلاص فی الدین اور اتحاد بین المسلمین کے مفہوم اور

ابجد سے بھی ناواقف ہیں تو الامان والحفیظ نتیجہ یہ نکلا ہر مسجد میں ہر مکتب میں ہر دوکان پر ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا گیا اور وہ بھی بے نماز سے نہیں اذان سن کر گپیں ہانکنے والے سے نہیں بلکہ مسجد میں آنے والے نمازی سے کہ تیری تو نماز ہی نہیں ہوئی، تیری تو نماز ہی سنت کے مطابق نہیں، تیری نماز تو نبی ﷺ والی نماز نہیں یہ سن کر پچاس سال سے اپنے ملک میں مسلمانوں کے متواتر عمل کے مطابق نماز پڑھنے والا بے چارہ پریشان ہوکر پوچھتا ہے کہ وجہ کیا ہے؟ تو جواب ملتا ہے کیونکہ تو نے نماز میں رفع یدین نہیں کی۔

قارئین مکرم فرمائیے اس عزیز نے کتنی بے نمازوں کو نمازی بنایا اور کتنے نمازیوں کو بے نماز کہا؟ انا للہ وانا الیہ راجعون

اگر یہ دین میں مخلص ہوتا تو تبلیغی جماعت کی طرح دروازہ دروازہ پر دستک دے کر گلی گلی کوچہ کوچہ میں گشتیں فرما کر دوکان دوکان پر دعوت دے کر لوگوں کو نمازی بناتا مسجد میں ترقی و رونق کا سبب بنتا نہ کہ نمازیوں کے دلوں میں وسواس ڈال کر ان کو بددل کرتا۔

ستم بالائے ستم اس اللہ کے بندے نے یہ بھی نہ سوچا کہ اس

بات (جو نماز میں رفع یدین نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی) سے کتنے اصحاب رسول ﷺ ائمہ مجتہدین ، مفسرین قرآن محدثین عظام اولیاء کبار فقہاء امت بے نماز ہونے کے زمرہ میں آئیں گے۔

خدارا ع آپ اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں

چونکہ سواد اعظم اہل السنۃ والجماعۃ کے مزاج میں اعتدال پسندی اور اتحاد بین المسلمین ہے بایں وجہ حتی الوسع چشم پوشی سے کام لیا گیا اور فضاء کو مکدر ہونے سے بچایا گیا مگر فریق ثانی نے سادہ لوح سنی مسلمانوں کو ورغلانا شروع کر دیا کہ دلائل کی دنیا میں احناف کا دامن قرآن وحدیث سے خالی ہے ان کے پاس صرف اور صرف فقہ حنفی ہے اور کچھ نہیں ان حالات میں بادل ناخواستہ حالات وواقعات سے مجبور ہو کر محض اللہ کی رضاء کے لئے اہل السنۃ والجماعۃ حنفیہ کی تائید میں چند دلائل قرآن وحدیث سے پیش کرتا ہوں تاکہ اہل السنۃ والجماعۃ احناف کو اپنے مسلک کے دلائل معلوم ہو سکیں۔ اس ادنیٰ سی کاوش کو اللہ تعالیٰ منظور فرما کر ذریعہ نجات بنائیں آمین

نوٹ میرے ان معروضات کے مخاطب امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد

بن حنبلؒ کے مقلدین ہرگز ہرگز نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو تقلید کو شرک اور قیاس کو کارشیطان سے تعبیر کرتے ہیں۔

حقیقت حال

یہ ہے کہ عہد نبوت ﷺ میں وحی الٰہی سے دوسرے احکام کی طرح نماز کے احکامات کی تکمیل بھی تدریجاً ہوئی۔

اسی کی طرف ابوداؤد شریف ج۱/ص۷۴ باب کیف الاذان میں اشارہ ہے حضرت ﷺ نے فرمایااحیلت الصلوٰۃ ثلاثۃ احوال ۔نماز میں تین مرتبہ تبدیلی ہوئی۔

گرامی قدر احباب جب ذخیرہ احادیث پر نظر پڑتی ہے تو مسئلہ رفع یدین میں رسول اللہ ﷺ کے کئی عمل مبارک سامنے آتے ہیں

❶ ہر ہر حرکت پر رفع یدین

یعنی نماز شروع کرتے رکوع کو جاتے رکوع سے اٹھتے وقت سجدہ کو جاتے سجدہ سے اٹھتے دوسرے سجدہ میں جاتے سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے وقت رفع یدین کرنا۔

بحوالہ ① ابوداؤد شریف ج۱/ص۱۰۸ ② مسند احمد ج۳/ص۳۸۱ ③ ابن

ماجہ ص۶۲ ④ دارقطنی ج۱/ص۲۸۹ ⑤ مغنی ابن قدامہ ج ۱ / ص ۲۱۲ ⑥ تلخیص الحبیر ج۱/ص۵۴۲؛

❶ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین

بحوالہ ① نسائی شریف ج۱/ص۱۲۳ ② فتح الباری شرح بخاری ج ۲/ص۱۸۵ ③ ابوداؤد شریف ج۱/ص۱۰۵ ④ ابن ماجہ شریف ص۶۲

❷ ہر رکعت کی ابتداء میں رفع یدین

بحوالہ ① دارقطنی ج۱/ص۲۸۷ ② صحیح ابن خزیمہ ج۱/ص۳۲۱ ③ ابوداؤد شریف ج۱/ص۱۰۹ ④ طحاوی شریف ج۱/ص ۱۰۹ ⑤ ابن ماجہ ص۶۲

❸ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سراٹھاتے وقت رفع یدین

بحوالہ ① ابن ماجہ ص۶۱ ② دارقطنی ج۱/ ۲۸۹ ③ نسائی شریف ج۱/ص۱۰۲ ④ ابوداؤد شریف ج۱/ص۱۰۴ ⑤ بخاری شریف ج۱/ص۱۰۲

❹ صرف اور صرف ابتداء نماز میں رفع یدین

بحوالہ ① ترمذی شریف ج۱ / ص ۵۸ ② ابوداؤد شریف ج ۱ / ۱۰۹ ③ نسائی شریف ج۱ / ۱۱۷ ④ طحاوی شریف ج۱/ص۱۱۰ ⑤ دارقطنی

ج ۱/ص۲۹۳ ⑥ جامع المسانید لخوارزمی ج ۱ص۳۵۲ ⑦ نصب الرایہ ج ۱ ص۴۰۶ ⑧ مؤطا امام محمد ص۸۸ ⑨ صحیح ابن حبان ج ۳ / ص ۱۷۸ ⑩ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱/ص۲۶۷ ⑪ مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۷۱ ⑫ مسند امام اعظم ص ۵۰

تفصیلی حوالہ جات آنے والے صفحات میں ملاحظہ فرماویں

نھایت قابل غور بات یہ ہے کہ پہلے تین مقامات (ہر حرکت کی رفع یدین ۔سجدوں کے درمیان رفع یدین ۔ ہر رکعت کی ابتداء میں رفع یدین) کی رفع یدین پر نہ غیر مقلد دوستوں کا عمل ہے نہ اہل السنۃ والجماعۃ احناف کا حالانکہ ان مقامات کی رفع یدین سے منع غیر مقلدین کے اصول کے مطابق کسی صحیح صریح غیر معارض فرمان نبوی ﷺ سے ثابت نہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ان پر عمل کیوں نہیں؟ تو اس کے جواب میں احناف تو فرمائیں گے چونکہ رفع یدین کثرت سے بتدریج قلت کی طرف آ رہا ہے اس لئے پہلے ہر حرکت پر رفع یدین تھا جب اس سے کم رفع یدین کا عمل حضرت ﷺ سے ثابت ہوگیا تو سابقہ عمل متروک ہوگیا پھر سجدوں کی رفع یدین سے کم والا عمل حضرت ﷺ سے مل گیا تو سابقہ

عمل متروک ہوگیا پھر دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء سے کم رفع یدین کا عمل نبوت ﷺ سامنے آ گیا تو یہ عمل بھی متروک ہوگیا اب غیر مقلدین اوراحناف کے درمیان اختلاف صرف اس بات پر رہا کہ آیا رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع یدین اللہ کے نبی ﷺ کا دائمی وآخری عمل ہے یا نہ تو سابقہ اصول کے پیش نظر انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جب ہمیں صرف اور صرف ابتداء کی رفع یدین کی روایات صحاح ستہ سے مل گئیں تو ضد اور تعصب کو دل سے نکال کر فقط ابتداء نماز میں ہی رفع یدین کرنی چاہئیے اور بس

ورنہ کہنے والے کہہ سکتے ہیں کہ غیر مقلدین دن رات حدیث حدیث کہنے کے باوجود ان احادیث پر بھی عمل نہیں کرتے جن میں ہر حرکت پر رفع یدین کا ذکر ہے،ان احادیث پر بھی عمل نہیں کرتے جن میں دوسجدوں کے درمیان رفع یدین ثابت ہے ان احادیث پر بھی عمل نہیں کرتے جن میں دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء میں رفع یدین کا ثبوت ہے۔**وما التوفیق الا باللہ**

فائدہ

چونکہ نماز میں رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع یدین کے متعلق غیر مقلدین کا دعوی ہے کہ یہی طریقہ سنت نبوی ﷺ ہے اس کے بغیر نماز سنت کے مطابق نہیں ہوتی یہی اللہ کے نبی ﷺ کا آخری اور دائمی عمل ہے لہذا بوجہ مدعی ہونے کے ان (غیر مقلدین) پر شریعت یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ اپنے دعوی کو اپنے اصول کے مطابق (صحیح صریح غیر معارض صحاح ستہ کی حدیث سے) ثابت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے ضابطہ بیان فرمایا البینة علی المدعی گواہ مدعی کے ذمہ ہیں

ترمذی شریف ج ١ / ص ١٩٤

اصولی طور پر احناف کے ذمہ دلائل پیش کرنا نہیں مگر پھر بھی اتمام حجت کے لئے چند حوالہ جات ہدیہ قارئین ہیں۔

نوٹ اختصار کے پیش نظر بعض قریب المفھوم روایات کو ایک عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے

مستدلات حنفیہ

﴿۱﴾ پہلی دلیل قرآن مجید سے ملاحظہ ہو

قدافلح المؤمنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون

بلا شبہ وہ مؤمن کامیاب ہوئے جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔سورۃ المؤمنون پارہ ۱۸

اس آیت کی تفسیر میں ترجمان القرآن رسول اللہ ﷺ کے چچازاد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں **مخبتون متواضعون لا یلتفتون یمیناً ولا شمالاً ولا یرفعون ایدیھم فی الصلوٰۃ**

ترجمہ عاجزی وتواضع کرنے والے نہ دائیں بائیں التفات کرتے اور نہ نماز میں رفع یدین کرتے ہیں تفسیر ابن عباس ص ۳۵۹

طرزِ استدلال

آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں وہ مؤمن کامیاب ہیں جو نماز میں رفع یدین نہیں کرتے یعنی نماز کے اندر والی رفع یدین (رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے تیسری رکعت کی ابتداء میں) سے روکا جارہا ہے

﴿۲﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی ج۱/ص۵۸ پر ہے

قال الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ولم یرفع یدیه الا فی اول مرۃ

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین فرمائی

امام ترمذی اس کے متعلق فرماتے ھیں

حدیث حسن ج۱/ص۵۸

یہ حدیث حسن ہے یعنی ضعیف نہیں

حافظ ابن حجر فرماتے ھیں هذاا لحدیث حسنه الترمذی وصححه ابن حزم

اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے حسن اور علامہ ابن حزمؒ نے صحیح فرمایا التلخیص الحبیر ج۱/ص۵۴۶

اس روایت کے تمام راوی صحیح مسلم کے راوی ہیں الجوہر النقی ج۲/ص۷۸

یہ حدیث ان مقامات پر بھی دیکھی جاسکتی ہے

① نسائی شریف ج۱/ص۱۲۰ ② مصنف ابن ابی شیبہ ج۱/ص۲۶۷
③ مغنی لابن قدامہ ج۱/ص۲۰۵ ④ مسند ابی یعلی ج۴/ص۱۶۷

﴿۳﴾عن عبداللہ قال ا لا اخبرکم بصلوٰۃ رسول اللہ ﷺ قال فقام فرفع یدیه اول مرۃ ثم لم یعد نسائی شریف ج۱/ص۱۱۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اپنے حلقہ تلامذہ کو) کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی خبر نہ دوں پھر آپ کھڑے ہوئے صرف پہلی مرتبہ رفع یدین فرمائی اور پھر رفع یدین نہ فرمائی۔

مرکزعلم کوفه

مکرم ناظرین مختصرًا شہر کوفہ کی اہمیت سمجھ لیں تا کہ بات سمجھنا آسان ہو جائے۔

۱۷ ہجری میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے یہ شہر آباد کیا گیا اور اس کے ارد گرد فصحاء و بلغاء عرب مقیم ہوئے جناب امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امور مملکت چلانے کے لئے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تقرر فرمایا اور قرآن وحدیث کی تعلیم کے لئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کو مقرر کیا گیا

❶ امیر المؤمنین نے اہل کوفہ کی طرف لکھا لقد اٰ ثر تکم بعبدالله علی نفسی

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مجھے بھی ضرورت تھی مگر تمہاری ضرورت علمی کے پیش نظر ان کو بھیج رہا ہوں۔

❷ مؤرخ عجلی فرماتے ہیں انہ توطن الکوفة وحدها من الصحابة

نحو الف و خمس مأة صحابی بینهم سبعین بدریا

کوفہ میں پندرہ سو صحابہ اقامت پذیر ہوئے جن میں سے ستر بدری صحابہ تھے۔

❸ ابن سیرین فرماتے ہیں **اتیت الکوفة فرأیت فیها اربعة الاف یطلبون الحدیث واربع مأة قد فقهوا**

جب میں کوفہ میں پہنچا تو شہر میں چار ہزار محدث اور چار سو فقہا کو موجود پایا۔

❹ امام بخاریؒ فرماتے ہیں **ولا احصی مادخلت الکوفة فی طلب الحدیث**

مجھے طلب حدیث کے سلسلہ میں اتنا زیادہ کوفہ جانا ہوا کہ میں شمار نہیں کرسکتا۔

❺ شیر خدا سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ جب کوفہ تشریف لائے تو کثرت فقہا کو دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا **رحم الله ابن ام عبد قد ملأ هذه القریة علما**

اللہ تعالیٰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائیں انہوں نے اس بستی کو علم

سے بھر دیا۔

❻ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ سرج ھذہ القریۃ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اس بستی کے چراغ ہیں

مقدمہ نصب الرایہ

نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن سے خلفاء راشدین بھی روایت بیان کرتے ہیں اکمال فی اسماء الرجال

قارئین مکرم اس مختصر تمہید سے آپ نے کوفہ کی عظمت سمجھ لی نہایت ہی توجہ سے سمجھیں اسی شہر میں جو پندرہ صد اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن ہے جس میں ستر بدری صحابہ قیام پذیر ہیں جہاں چار ہزار محدثین اور چار صد فقہا موجود ہیں جہاں امام بخاریؒ طلب حدیث کے لئے بار بار حاضری دے رہے ہیں وہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر دکھا رہے ہیں اور نماز میں رفع یدین نہیں فرماتے مگر ایک صحابی اور ایک تابعی بھی عدم رفع یدین کے سبب اعتراض نہیں کر رہا بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی

رضی اللہ عنہ کے تمام تلامذہ رفع یدین نہیں فرماتے۔ ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ ج۱/ص ۲۶۷

اب سمجھنے کی بات یہ ہے کہ خیر القرون میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز ذکر کیا اس پر کسی ایک نے بھی اعتراض نہ کیا۔ ہاں اب کوئی کرتا رہے تو اس کی اپنی قسمت..................

﴿۴﴾عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ الا عند افتتا ح الصلوٰۃ ثم لا یعود

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت رفع یدین فرماتے تھے پھر کہیں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

① مسند امام اعظم ج۱/ص۵۰ ② جامع المسانید لخوارزمی ج۱/ص۳۵۲

اس روایت کا ہر راوی اپنے وقت کا بڑا فقیہ ہے

﴿۵﴾عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و مع

ابی بکر رضی اللہ عنہ ومع عمر رضی اللہ عنہ فلم یرفعوا ایدیھم الا عند التکبیرة الاولی فی افتتاح الصلوٰة

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازیں پڑھیں یہ حضرات ابتداء نماز کے بعد کسی جگہ رفع یدین نہ فرماتے ① دارقطنی ج۱/ص۲۹۵ ② مسند ابی یعلی ج۴/ص۱۶۷

﴿۶﴾ عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین افتتح الصلوٰة ثم لم یرفعھما حتی انصرف

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت رفع یدین فرماتے پھر نماز ختم ہونے تک رفع یدین نہ فرماتے۔

ابوداؤد ج۱/ص۱۰۹/۱۱۰

اعتراض امام ابوداؤد نے فرمایا ہے ھذا الحدیث لم یصح یہ حدیث صحیح نہیں۔ اس کی وجہ محمد بن ابی لیلی پر اعتراض ہے۔

جواب اگرچہ بعض نے اس پر کلام کیا ہے مگر

حضرت زائدہؒ فرماتے ھیں

کان افقه اهل الدنیا یعنی محمد بن ابی لیلی دنیا کا نامور فقیہ تھا

ماهر فن علامه عجلی فرماتے ھیں کان فقیهاً صاحب السنة صدوقاً جائز الحدیث و کان عالماً بالقرآن و کان من احسب الناس

محمد بن ابی لیلی باعمل فقیہ تھے؛ انتہائی سچے تھے؛ جائز الحدیث تھے؛ قرآن کریم کے عالم تھے اور شریف النسب تھے۔

یعقوب ابن سفیان فرماتے ھیں

ثقة عدل ۔ محمد ابن ابی لیلی ثقہ بھی ہیں عدل بھی ہیں۔

تہذیب التہذیب ج۹/ص۲۶۱

یهی بات مشهور غیر مقلد عالم نے

عون المعبود ج۲ص۲۶۳ پر نقل کی ہے۔

قال احمد بن یونس سالت الزائدة عن ابن ابی لیلی فقال ذاک افقه الناس

احمد بن یونسؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت زائدہ سے ابن ابی
لیلی کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا وہ نامور فقیہ ہیں۔

قال بشربن الولید سمعت ابایوسف آپ نے فرمایا
عہدہ قضاء پر ابن ابی لیلی سے بڑھکر کتاب اللہ کا قاری؛ اللہ کے دین کا
فقیہ؛ حق گو؛ اور پرہیز گار نہیں آیا۔ میزان الاعتدال ج۶/ص۲۲۲

جس وقت ابن ابی لیلی کی اتنی توثیق ہوگئی تو روایت درجہ حسن کو
جا پہنچے گی بایں وجہ اس پر کوئی اعتراض نہ رہا۔

ھماری اس بات کی تائید ملاحظہ ھو میزان الاعتدال
ج۶/ص۲۲۳ پر علامہ ذہبیؒ متوفی ۷۴۸ فرماتے ہیں **حسنه الترمذی** امام
ترمذی نے اسے درجہ حسن میں مانا ہے۔

خلاصة الجواب امام ابوداؤد یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ یہ حدیث درجہ صحیح
نہیں بلکہ درجہ حسن کو پہنچی ہوئی ہے۔

〈۷〉 عن براء بن عازبؓ ان رسول اللہ ﷺ کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوٰة ثم لا یرفعهما حتی ینصرف

صحابی رسول ﷺ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ

کے نبی ﷺ صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ ① المدونۃ الکبری ج۱/ص۱۹۲ ② مصنف ابن ابی شیبہ ج۱/ص۲۶۷ ③ مسند ابی یعلی ج۲/ص۹۰

﴿۸﴾عن ابی هریرة رضی الله عنه قال کان رسول الله ﷺ اذا دخل فی الصلوٰة رفع یدیه مدا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے اچھی طرح رفع یدین فرماتے

① ابوداؤد شریف ج۱/ص۱۱۰ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ② ترمذی شریف ج۱/ص۵۵ ③ نسائی شریف ج۱/ص۱۰۲ ④ مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ج۱/ص۲۷۸ ⑤ اس روایت کو امام ترمذی اصح فرمارہے ہیں ج۱/ص۵۵

اورغیر مقلد شوکانی کھتے ھیں الحدیث لا مطعن فی اسنادہ۔اس کے اسناد میں کوئی اعتراض نہیں نیل الاوطار ج۱/ص۳۵۵

طرز استدلال صحاح ستہ کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ سیدنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صرف پہلی رفع یدین کو بیان فرما رہے ہیں اگر درمیان میں (رکوع کو جاتے یا سر اٹھاتے) بھی رفع یدین ہوتی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے بھی بیان فرماتے۔

﴿۹﴾ان ابا هريرة رضی اللہ عنہ كان يصلى لهم فيكبر كلما خفض و رفع فلما انصرف قال و الله انى لاشبهكم صلوٰة برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبدالرحمٰن راوی حدیث فرماتے ہیں جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انکو نمازیں پڑھاتے تو ہر حرکت پر صرف تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔ پھر جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز مکمل فرما چکے تو قسم اٹھا کر فرمایا یہ طریقہ نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے بہت زیادہ مشابہ ہے۔

① صحیح مسلم ج۱/ص۱۶۹ ② صحیح بخاری ج۱/ص۱۱۰ ③ صحیح ابن خذیمہ ج۱/ص۳۱۷ ④ ابوداؤد شریف ج۱/ص۱۲۱ ⑤ مؤطا امام مالک ص۶۱ ⑥ مؤطا امام محمد ص ۸۸ ⑦ مسند ابی یعلی ج۴/ص۴۱۵

طرز استدلال ناظرین گرامی قدر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جس نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد درجہ مشابہ

نماز قرار دے رہے ہیں اس میں رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے ابتداء کا رفع یدین مذکور نہیں

〈۹〉 اهل مدینه اور ابوهریره رضی اللہ عنہ

جب مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ طیبہ میں حاکم مقرر فرمایا تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی مگر رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے، تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع یدین نہیں فرمائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو

ا قبل علی اهل المسجد فقال والذی نفسی بیده انی لا شبهکم صلوٰة برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

نمازیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ کی قسم میرا طریقہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہ ہے نسائی شریف ج ۱/ص ۱۱۶/ ۱۱۷

گرامی قدر حضرات سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز میں رفع یدین نہیں فرمائی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قرار دیا مگر مدینہ شریف کے نمازیوں میں سے کسی ایک نے بھی اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف نماز نہ سمجھا، نہ کہا

اگر نماز میں رفع یدین کرنا مسنون ہوتا تو کم از کم ایک صحابی رضی اللہ عنہ ایک تابعی تو لازماً تردید فرماتا۔ کیا ان میں سنت پر عمل کا جذبہ اتنا بھی نہ تھا جتنا آج غیر مقلدین میں ہے؟

〈۱۰〉 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین کام کرتے تھے جسے لوگ چھوڑ چکے ہیں ❶ اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ مداً جب نماز کے لیے اٹھتے تو اچھی طرح رفع یدین فرماتے ❷ پھر قرأۃ سے قبل کچھ دیر سکوت فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے فضل طلب کرتے ❸ ویکبر کلما خفض ورفع پھر ہر حرکت پر تکبر کہتے۔

طرز استدلال دیکھئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صرف پہلی رفع یدین کا ذکر فرماتے ہیں پھر اس کا ذکر نہیں کرتے۔ ① مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ص ۲۷۸ ② اس سے ملتی جلتی روایت نسائی شریف ج ۱/ص ۱۰۲ پر بھی موجود ہے۔

〈۱۱〉 **عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر رض و عمر رض فلم یرفعوا ایدیھم الا عند افتتاح الصلوٰۃ۔**

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھیں مگر یہ حضرات شروع نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔ بیہقی شریف ج ۲/ص ۸۰

اس روایت پر محمد بن جابر کی وجہ سے اعتراض کیا گیا مگر علامہ ماردینی متوفی ۷۴۵ھ نے آج سے چھ سو تہتر سال قبل محمد بن جابر کی توثیق فرمادی ہے۔ ملاحظہ ہو الجوہر النقی علی البیہقی ج ۲/ص ۷۸

(۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یکبر فی کل خفض ورفع و قیام وقعود ویسلم عن یمینہ وعن یسارہ............ وکان ابوبکر رض و عمر رض یفعلان ذالک

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر حرکت پر تکبیر کہتے تھے دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ مسند ابی یعلی ج ۴/ص ۱۹۳

ناظرین مکرم آپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ خلیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مراد نبوت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل (عدم رفع یدین)

بھی پڑھ لیا اور وہ بھی جلیل القدر صحابی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی۔

اب میں انصاف آپ پر چھوڑتا ہوں الیس منکم رجل رشید

〈۱۳〉حضرت اسودؒ فرماتے ہیں رأیت عمر بن الخطاب یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے صرف پہلی تکبیر پر ہی رفع یدین فرمائی پھر نہ فرمائی۔ طحاوی شریف ج۱/ص۱۱۱

اس روایت کے متعلق امام طحاوی متوفی ۳۲۱ نے فرمایا وھو حدیث صحیح یہ حدیث صحیح ہے گویا اس کی صحت کا اقرار آج سے گیارہ سو چھ سال پہلے ہو چکا ہے۔

〈۱۴〉عاصم بن کلیب کے والد حضرت کلیب جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں سے تھے فرماتے ہیں۔

ان علی بن ابی طالب رضؓ کان یرفع یدیه فی التکبیرة الاولی التی یفتتح بها الصلوٰة ثم لا یرفعهما فی شیء من الصلوٰة۔

سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ صرف پہلی تکبیر پر رفع یدین

فرماتے تھے بعدہ کسی مقام پر نہ فرماتے ۔① موطا امام محمد ص ۸۸/۹۰
② مصنف ابن ابی شیبہ ج ا/ص ۲۶۷ ③ بیہقی شریف ج ۲/ص ۸۰

فائدہ بعض دوست اس کی سند میں موجود عاصم بن کلیب پر اعتراض کرتے ہیں تو انہیں ترمذی شریف ج ا/ص ۲۴۸ پر دیکھ لینا چاہیئے سند میں عاصم بن کلیب ہے مگر امام ترمذی اسے **ھذا حدیث حسن صحیح** فرما رہے ہیں ۔

اور اگر ابو بکر النہشلی کی وجہ سے اعتراض کا موڈ ہو تو الجوہر النقی علی البیہقی ج ۲/ص ۸۷ پر ملاحظہ فرمالیں کیونکہ آج سے چھ سو تہتر سال پہلے اس کی توثیق ہو چکی ہے ۔

﴿۱۵﴾ جب کوفہ میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما چکے تو

کان اصحاب عبداللہ و اصحاب علی لا یرفعون ایدیھم الا فی افتتاح الصلوٰۃ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدنا شیر خدا کے تلامذہ (ہزاروں) پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین نہیں فرماتے تھے

مصنف ابن ابی شیبہ ج ا/ص ۲۶۷

علامہ ماردینی فرماتے ہیں یہ بات سند صحیح وجلیل سے ثابت ہے
الجوہرالنقی علی البیہقی ج۲/ص۷۹

﴿۱۶﴾وکان اصحاب ابن مسعودؓ یرفعون فی الاولی ثم لا یعودون .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد صرف پہلی مرتبہ رفع یدین فرماتے تھے المدونۃ الکبری ج۱/ص۱۹۲

سنائیے انکی (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور انکے ہزاروں شاگردوں) نماز سنت کے مطابق تھی یا نہ؟

﴿۱۷﴾ عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترفع الایدی الا فی سبع مواطن حین یفتتح الصلوٰۃ وحین ید خل المسجد الحرام فینظر الی البیت وحین یقوم علی الصفاء وحین یقوم علی المروۃ وحین یقف مع الناس عشیۃ عرفۃو بجمع والمقامین حین یرمی الجمرۃ ① جامع المسانید ج۳۲/ص۹۱۰۵
② مصنف ابن ابی شیبہ ج۱/ص۲۶۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

آپ ﷺ نے فرمایا سات مقامات پر ہی رفع یدین کرنی چاہیئے ① نماز شروع کرتے وقت ② جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے ③ صفاء پر کھڑے ہوکر ④ مروہ پر کھڑے ہوکر ⑤ عرفات میں ⑥ مزدلفہ میں ⑦ جمرتین پر

اعتراض(۱) اس میں تو وتر اور عیدین کی تکبیرات کے وقت رفع یدین کا ذکر بھی نہیں حالانکہ احناف وتر اور عیدین میں رفع یدین کرتے ہیں۔

جواب اس روایت میں فرائض کی رفع یدین کا ذکر ہے یعنی نماز اور حج جبکہ وتر اور عیدین فرض نہیں

اعتراض(۲) بعض دوست محمد بن ابی لیلی پر معترض ہیں

جواب اس کی توثیق دلیل نمبر۶ کے ضمن میں گذر چکی ہے

〈۱۸〉قال مالک لا اعرف رفع الیدین فی شیء من تکبیر الصلوٰۃ لا فی خفض ولا فی رفع الا فی افتتاح الصلوٰۃ

حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں میں نماز کی شروع والی رفع یدین کے علاوہ کسی رفع یدین کو نہیں جانتا۔ المدونۃ الکبری ج۱/ص۱۹۰

طرز استدلال حضرت امام مالکؒ مدینہ طیبہ کے امام ہیں اور ۱۷۹ھ

میں وفات پائی۔ مدینہ شریف مرکز اہل اسلام ہے مگر امام مالکؒ رکوع کو جاتے، سر اٹھاتے، اور تیسری رکعت، کی رفع یدین کو جانتے تک نہیں اور حضرت کا یہ ارشاد ۱۷۹ھ سے قبل کا ہے

گویا دوسری صدی میں ابتداء نماز کے علاوہ رفع یدین متروک ہو چکا تھا۔

〈۱۹〉 جلیل القدر محدث ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں۔

مارأيت فقيها قط يفعله يرفع يديه فی غير التكبيرة الاولى

میں نے کسی فقیہ کو ابتدائی رفع یدین کے علاوہ رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔ طحاوی شریف ج ۱/ص ۱۱۲

〈۲۰〉 امام ترمذیؒ فرماتے ہیں

وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعين وهو قول سفيان واهل الكوفة

یہی مذہب (صرف پہلی تکبیر پر رفع یدین) ہے اصحاب النبی ﷺ میں سے کئی اہل علم کا اور یہی مذہب ہے تابعین کا حضرت سفیان کا اور اہل کوفہ کا۔ ترمذی شریف ج ۱/ص ۵۸

طرز استدلال صحاح ستہ کے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں عدم رفع یدین اصحاب رسول ﷺ تابعین اور اہل کوفہ کا مذہب ہے۔

ان کی نماز کو خلاف سنت کہتے ہوئے خوف خدا کرنا چاہیئے

〈۲۱〉 عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ترفع الایدی فی سبع مواطن فی افتتاح الصلوٰۃ الخ

صحابی رسول ﷺ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا سات مقامات پر رفع یدین کی جائے ① نماز شروع کرتے وقت ② جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے ③ صفاء پر کھڑے ہوکر ④ مروہ پر کھڑے ہوکر ⑤ عرفات میں ⑥ مزدلفہ میں ⑦ جمرتین پر

① طحاوی شریف ج/ص ۳۳۱ ② نصب الرایہ ج ۱/ص ۳۹۱

〈۲۲〉 بالکل یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ۔① طحاوی شریف ج ۱/ص ۳۳۱ ② نصب الرایہ ج ۱/ص ۳۹۰ پر موجود ہے۔

نوٹ یہ روایت موقوف و مرفوع دونوں طریقوں سے مروی ہے

〈۲۳〉 عبدالعزیز بن حکیم فرماتے ہیں

رأیت ابن عمرؓ یرفع یدیه حذاء اذنیه فی اول تکبیرة افتتاح الصلوٰة ولم یرفعهمافیما سوی ذالک

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کودیکھاوہ ابتداءنماز کےعلاوہ رفع یدین نہ فرماتے۔موطاامام محمد ص ۹۰

﴿۲۴﴾ حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں

صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیه الا فی التکبیرة الاولی من الصلوٰة

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین فرمائی۔

① مصنف ابی شیبہ ج۱/ص ۲۶۸ ② طحاوی ص ۱۱۰۔

نوٹ حضرت مجاہدؒ دس سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے۔ فیض الباری ج۱/۱۷۲

﴿۲۵﴾ جناب سالم بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کودیکھا۔

اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه حذو منکبیه واذاارادان یرکع و

بعد ما يرفع رأسه من الركوع فلا يرفع ولا بين السجدتين

جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین فرماتے، پھر رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ فرماتے۔

مسند الحمیدی ج۲/ص۲۷۷

﴿۲۶﴾عن ابن عمرؓ قال رأيتكم رفعتم ايديكم فى الصلوٰة والله انها لبدعة مارأيت رسول الله ﷺ فعل هذا قط

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم نماز میں رفع یدین کررہے ہوخدا کی قسم یہ بدعت ہے میں نے حضرت ﷺ کواس طرح کرتے نہیں دیکھا۔ کامل ابن عدی ج۲/ص۱۶۰

﴿۲۷﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی روایت میزان الاعتدال ج۲ /ص۲۶ پر بھی موجود ہے۔

نوٹ اس مقام پر حضرت رضی اللہ عنہ کا بدعت فرمانا بمعنی عدم مواظبت ہے یعنی نماز میں رفع یدین کی مواظبت (دائمی عمل) حضرت ﷺ سے ثابت نہیں

﴿۲۸﴾ حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں

لا ترفع یدیک فی شییء من الصلوٰۃ بعد تکبیر ۃ الاولی

مؤطاامام محمد ص ۸۸

اے مخاطب نماز میں پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین نہ کر

﴿۲۹﴾ حضرت امام زین العابدینؒ فرماتے ہیں

کان النبی ﷺ یکبر فی الصلوٰۃ کلما خفض و رفع فلم تزل تلک صلوٰته حتی لقی الله

اللہ کے نبی ﷺ نماز میں (رکوع کو جاتے ،اٹھتے ،سجدہ کو جاتے اورسر مبارک اٹھاتے) اللہ اکبر فرماتے تھے ۔یہاںتک کہ حضرت ﷺ کا وصال ہوگیا۔موطاامام مالک ص ۶۱

طرز استدلال امام زین العابدینؒ اللہ کے نبی ﷺ کی نماز میں رکوع کو جاتے ،سر اٹھاتے صرف اللہ اکبر بیان فرماتے ہیں رفع یدین کا ذکر نہیں کرتے۔

﴿۳۰﴾ صحاح ستہ کی شہرہ آفاق کتاب صحیح مسلم شریف میں ہے

حضرت جابر بن سمرہؓ صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں

خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنو افی الصلوٰۃ

حضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے (نماز پڑھنے کی حالت میں) تو فرمایا کیا بات ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع یدین کرتے ہو نماز میں ساکن رہو۔

① نسائی شریف ج۱/ص۱۳۳ ② ابوداؤد شریف ج۱/ص۱۴۳ ③ مسلم شریف ج۱/ص۱۸۱ ④ طحاوی شریف ج۱/ص۲۲۱ ⑤ صحیح ابن حبان ج۳ /ص۱۷۸ ⑥ مصنف عبدالرزاق ج۲/ص۲۵۲

ناظرین مکرم صحیح مسلم کی یہ روایت اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے کہ حضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا تو ناراض ہو کر فرمایا شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع یدین کر رہے ہو پھر حکم دیا، امر فرمایا اسکنو افی الصلوٰۃ نماز میں ساکن رہا کرو۔یعنی نماز کے اندر والی رفع یدین (رکوع کو جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے، دو سجدوں کے درمیان) نہ کیا کرو

مغالطہ بعض لوگ اس روایت کو سلام کے وقت کی رفع یدین سے

روکنے کی دلیل بتاتے ہیں حالانکہ یہ سراسر مغالطہ ہے وہ دوسری روایت ہے
جواس کے نیچے مذکور ہے۔

اب جس کے دل میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سر عام رکھ دیا

قارئین ذی وقار اس مختصر کتابچہ میں نہایت ہی اختصار سے اہل السنة والجماعة احناف کے صرف تیس عدد دلائل پیش کیے ہیں انشاءاللہ العزیز اگر پڑھنے والا محترم بھائی تعصب وتنگ نظری سے اجتناب کرتے ہوئے اس کتابچہ کا مطالعہ کرے گا تو کم ازکم دو باتیں یقینی طور پر سمجھ آ جائیں گی۔

❶ وہ اللہ کے بندے جو دن رات صرف اور صرف ایک ہی رٹ لگاتے ہیں کہ اہل السنة والجماعة احناف کا دامن احادیث نبویہ ﷺ سے خالی ہے ان کے پاس صرف اور صرف فقہ حنفی ہے تو وہ اس بات میں سو فیصد جھوٹ بولتے ہیں۔ہم نے انتہائی اختصار کے باوجود اپنے مدعٰی پر تیس احادیث نبوی ﷺ وآ ثار صحابہ وتابعین پیش کردیئے اگر بڑی تالیف ہوتی تو تعداد کئی گنا زیادہ ہوتی۔

❷ اہل السنة والجماعة حنفیہ جس پر عمل کرتے ہیں (صرف اور صرف ایک

مرتبہ ابتداء نماز میں رفع یدین کرنی ہے) وہ مکمل مسئلہ قرآن کریم کی تفسیر اللہ کے نبی ﷺ کے عمل اور ارشادات کے ساتھ ساتھ صحابہ اور تابعین سے ثابت ہے۔

نهایت هی اهم گذارش

چونکہ اہل السنۃ والجماعۃ احناف کا مسلک متعلق رفع یدین سن ۱۵۰ ہجری میں مدون ہو چکا تھا لہذا اگر کوئی اہل علم ہمارے پیش کردہ دلائل پر سنداً اعتراض کرنا چاہے تو اسے ۱۵۰ ہجری سے قبل متوفی راوی پر بحث کرنا ہوگی بعد میں آنے والے پر جرح معتبر نہ ہوگی ۔ کیونکہ ہمارا مسلک آج نہیں بلکہ ۱۵۰ ہجری سے پہلے مدون ہو چکا تھا۔

فوائد

فائدہ نمبر ❶

تمام ائمہ صحاح ستہ مقلد تھے

❶ امام بخاریؒ کو علامہ تقی الدین سبکی نے طبقات شافعیہ میں اور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان نے ابجد العلوم میں شافعی المسلک لکھا ہے۔

❷ امام مسلمؒ کو شیخ عبداللطیف سندھی اور نواب صدیق حسن خان نے شافعی تسلیم کیا ہے۔

❸ امام ابوداؤدؒ کو شیخ ابواسحاق شیرازی طبقات الفقہا میں اور محدث کبیر حضرت سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے علامہ ابن تیمیہ کے طریق سے حنبلی المسلک لکھا ہے۔

❹ امام ابن ماجہؒ کو حضرت شاہ ولی اللہ حنبلی فرماتے ہیں۔

❺ امام ترمذیؒ کو معارف السنن ج۱/ص۲۲ پر شافعی المسلک لکھا ہے

❻ امام نسائیؒ بقول حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور نواب صدیق حسن خان شافعی المسلک تھے۔

① معارف السنن ج۱/ص۲۲ ② ظفر المحصلین باحوال المصنفین

فائدہ نمبر❷

غیر مقلدین کے نزدیک تقلید شرک اور اس کا انجام کفر ہے۔

① ہدیۃ المہدی ص۴۵ ② نزل الابرار ج۱/ص۴

فائدہ نمبر❸

مسئلہ رفع یدین میں غیر مقلدین اور ہمارا اختلاف دوام اور ہمیشگی

میں ہے ان کے نزدیک حضرت ﷺ نے چار رکعت والی نماز میں ہمیشہ ہمیشہ دس مقامات پر رفع یدین فرمائی ہے اور اٹھارہ پر رفع یدین نہیں فرمائی اور ہمارے نزدیک حضرت ﷺ کا دوام ثابت نہیں۔

فائدہ نمبر❹

چار رکعت والی نماز میں اٹھائیس حرکات ہیں ① نماز شروع کرتے ② رکوع کو جاتے ③ رکوع سے سر اٹھاتے ④ پہلے سجدہ میں جاتے ⑤ پہلے سجدہ سے سر اٹھاتے ⑥ دوسرے سجدہ میں جاتے ⑦ دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے وقت۔

اور یہی عمل ہر رکعت میں ہوتا ہے لہذا سات کو چار سے ضرب دینے سے حاصل ضرب اٹھائیس بنتا ہے۔

مگر غیر مقلد صرف دس مقامات پر رفع یدین کرتے ہیں اور اٹھارہ مقامات پر نہیں کرتے ۔① نماز کی ابتداء ② رکوع کو جاتے ③ رکوع سے سر اٹھاتے ④ اور تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع یدین کرنا۔ چار رکعتوں میں دس مقامات بنیں گے۔

فائدہ نمبر⑤

غیر مقلدین کا مسنون طریقہ نما ز

❶ نماز کی ابتداء، رکوع کو جاتے ،رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع یدین کرنا۔ صلوٰۃ الرسول ص ۱۶۰

❷ یہ اللہ کے نبی ﷺ کا دائمی آخر عمر تک کا عمل ہے۔ صلوۃ الرسول ص ۲۰۱

❸ نماز میں رفع یدین (اختلافی) سنت مؤکدہ ہے۔ صلوۃ الرسول ص ۲۰۵

❹ جو نماز اس طریقہ پر نہ پڑھی جائے وہ یقیناً ناقص ہے۔

صلوۃ الرسول ص ۲۱۱

نــــوٹ صلوۃ الرسول مؤلفہ محمد صادق سیالکوٹی پر چھ جید غیر مقلد علماء کی تصدیقات ہیں اور چودہ مختلف اخبارات و جرائد کے توصیفی کلمات موجود ہیں۔ یعنی غیر مقلدین کے ہاں یہ عام اور معمولی کتاب نہیں۔ **لھذا**

غیر مقلدین حضرات کو مندرجہ بالا فوائد کی روشنی میں

❶ اللہ کے نبی ﷺ کے صحیح صریح غیر معارض ارشادات طیبہ سے اپنے عمل کے مطابق یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اللہ کے نبی ﷺ پہلی اور تیسری رکعت کی

ابتداء اور رکوع کو جاتے اور سر اٹھاتے وقت ہمیشہ رفع یدین کرتے رہے دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء میں اور سجدوں کے درمیان کبھی رفع یدین نہیں فرمائی۔

❷ نیز چونکہ ان کے نزدیک تقلید شرک اور اس کا انجام کفر ہے لہذا انہیں ایسی کسی کتاب سے دلیل پیش کرنا ہوگی جو کسی مقلد یا مجتہد کی تالیف وتصنیف نہ ہو۔

غیر مقلدین کے دلائل پر ایک نظر

عموماً غیر مقلدین اپنے طریقہ نماز (چار رکعت والی نماز میں پہلی اور تیسری رکعت کی ابتداء میں اور رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے ہمیشہ رفع یدین کرنا دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء اور سجدوں کے درمیان کبھی بھی رفع یدین نہ کرنا) کو مسنون طریقہ نماز بتلاتے ہوئے بطور دلیل ❶ حضرت ابن عمرؓ ❷ حضرت مالک بن الحویرثؓ ❸ حضرت وائل ابن حجرؓ ❹ حضرت ابوحمید الساعدیؓ ❺ حضرت انس بن مالکؓ اور دیگر اصحاب رسول ﷺ کی مرویات کتب حدیث سے نقل کرتے ہیں

مگر اچھی طرح ذھن نشین فرماویں

یہ روایات ان کا مستدل نہیں بن سکتیں **کیونکہ**

❶ یہ تمام کتب حدیث مقلدین کی تصنیف کی ہوئی ہیں اور ہم فائدہ نمبر۲ میں بیان کر چکے ہیں کہ غیر مقلدین کے نزدیک تقلید شرک ہے لہذا مشرکین کی تصنیفات سے دلیل پکڑنا ہرگز ہرگز درست نہیں۔

❷ ان تمام مرویات میں کسی ایک مقام پر بھی اللہ کے نبی ﷺ سے یہ ثابت نہیں کہ جو اس اختلافی رفع یدین کو نہیں کرے گا اس کی نماز سنت کے مطابق نہیں ہوگی۔

❸ ان تمام روایات میں کسی ایک مقام پر بھی بسند صحیح صراحۃً اللہ کے نبی ﷺ سے آخر عمر تک ہمیشہ ہمیشہ اختلافی رفع یدین کرنا ثابت نہیں کیونکہ اختلاف دوام رفع یدین میں ہے محض ثبوت میں نہیں۔

❹ ان تمام روایات میں کسی ایک حدیث میں بھی غیر مقلدین کا مکمل مسئلہ رفع یدین ثابت نہیں۔

یعنی پہلی اور تیسری رکعت کی ابتداء اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے حضرت ﷺ کا ہمیشہ رفع یدین کرنا اور دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء اور سجدوں کے درمیان کبھی بھی رفع یدین نہ کرنا۔

❺ کسی بھی روایت سے چار رکعت والی نماز میں دس مقامات پر رفع یدین کرنے اور اٹھارہ مقامات پر رفع یدین نہ کرنے کا حکم حضرت ﷺ سے ثابت نہیں

❻ کسی ایک روایت کے متعلق بھی حضرت ﷺ کے ارشاد سے اس کا صحیح ہونا ثابت نہیں۔

ضروری گذارش

کیا صحاح ستہ میں سے ایک، ایک اور صرف ایک ایسی صحیح، صریح غیر معارض روایت پیش کی جاسکتی ہے جس میں حضرت کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہو۔

❶ چار رکعت والی نماز میں پہلی رکعت اور تیسری رکعت کی ابتداء اور رکوع کو جاتے اور سر اٹھاتے وقت ہمیشہ ہمیشہ رفع یدین کرنے کا حکم ہو اور دو سری و چوتھی رکعت کی ابتداء اور سجدوں میں رفع یدین نہ کرنے کا حکم ہو

❷ جو شخص نماز میں (اختلافی) رفع یدین نہ کرے اس کی نماز سنت کے مطابق نہ ہوگی

3 بزبان نبوت ﷺ اس حدیث کا صحیح ہونا ثابت ہو

4 جس کتاب کا حوالہ دیا جائے وہ کسی مقلد کی تصنیف نہ ہو